سُوْرَةُ النَّصْر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَ الۡفَتۡحُ ۙ ﴿۱﴾

وَ رَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۙ ﴿۲﴾

فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَ اسۡتَغۡفِرۡہُ ؕ

اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ع ﴿۳﴾

مطالعہ حدیث

عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ جُلَيْدٍ الْحَجْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

يَا رَسُولَ اللهِ كَمْ نَعْفُو عَنْ الْخَادِمِ فَصَمَتَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ اعْفُوا عَنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً

سنن ابوداؤد:جلد سوم:حدیث نمبر 1753

عباس بن جلید حجری فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی حضور ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ یارسول اللہ ہم خادم کا کس حد تک جرم معاف کریں؟ آپ ﷺ خاموش رہے اس نے پھر وہی بات کہی آپ ﷺ پھر خاموش رہے جب تیسری مرتبہ اس نے یہ بات کہی تو آپ نے فرمایا کہ۔ ہر روز ستر مرتبہ اپنے غلام کو معاف کرو

سُورةُ النَصْر

- پہلی آیت اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ کے لفظ نصر کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی مدد کا ذکر
- اس سورۃ کے کئ اور نام بھی ہیں
- اسے سورۃ التودیع بھی کہا جاتا ہے، یعنی رخصت کرنے کی سورۃ۔ کہ اس میں آپؐ کا دنیا سے رخصت ہونے کی طرف اشارہ ہے
- اس کا ایك اور نام سورۃ الفتح ہے۔ کیونکہ اس میں فتح کی خبر دی گئ ہے۔
- یہ سورۃ مدینہ میں نازل ہوئی۔ مفسرین کے اکثریت کی رائے
- لیکن کچھ مفسرین نے اسے مکی قرار دیا ہے

سُورۃُ النَّصْر

- پہلی آیت اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ کے لفظ نصر کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا
- یہ سورۃ مدینہ میں نازل ہوئی
- یہ قرآن مجید کی آخری سورت ہے، یعنی اس کے بعد کوئی مکمل سورت حضور ﷺ پر نازل نہیں ہوئی- حوالہ : مسلم، نسائی، طبرانی، ابن ابی شیبہ، ابن مردویہ
- عبداللہ بن عمرؓ کی روایت- یہ سورت حجۃ الوداع کے موقع پر ایام تشریق کے وسط میں بمقام منیٰ نازل ہوئی اور اس کے بعد حضور ﷺ نے اونٹنی پر سوار ہو کر اپنا مشہور خطبہ ارشاد فرمایا - حوالہ : ترمذی، بزار، بیہقی، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابو یعلیٰ، ابن مردویہ
- اس طرح اس سورۃ اور آپ ﷺ کے وصال میں تین مہینے کا فصل

سورۃ النصر کے بعد ۔ قرآن کی صرف چند آیت کا نزول

- اس کے بعد آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ نازل ہوئی۔ ان دونوں کے نزول کے بعد رسول اللہ ﷺ اس دنیا میں صرف ۸۰ روز رہے
- ان دونوں کے بعد آیت کلالہ نازل ہوئی جس کے بعد آپ ﷺ کی عمر مبارک کے کل ۵۰ دن باقی رہ گئے تھے
- اس کے بعد آیت لَقَدْ جَآئَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ ..... الخ۔ نازل ہوئی جس کے بعد آپ ۳۵ روز دنیا میں رہے
- اس کے بعد آیت وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ (۲/۲۸۱) نازل ہوئی جس کے بعد آپ ﷺ صرف ۲۱ روز اس دنیا میں رہے

علامہ زمخشری ، امام رازی ، ابن جریر طبری ، امام بغوی ، خازن ، علامہ آلوسی ، امام عسقلانی کے نزدیک یہ قرآن کی آخری وحی ہے

سُورۃُ النَصْر

- جب یہ سورۃ نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا وقت پورا ہو چکا ہے اور مجھے میری وفات کی خبر دے دی گئی ہے۔ (عبد اللہ بن عباسؓ)
- اس سورۃ میں آپؐ کو یہ بتادیا گیا کہ جب عرب میں اسلام کی فتح مکمل ہو جائے اور لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہونے لگیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ کام مکمل ہو گیا ہے جس کے لیے آپ دنیا میں بھیجے گئے تھے
- اس کے بعد آپ کو حکم دیا گیا کہ آپؐ اللہ کی حمد اور اس کی تسبیح کرنے میں مشغول ہو جائیں کہ اس کے فضل سے آپ اتنا بڑا کام انجام دینے میں کامیاب ہوئے، اور اس سے دعا کریں کہ اس خدمت کی انجام دہی میں جو بھول چوک یا کوتاہی بھی آپ سے ہوئی ہو اسے وہ معاف فرمادے۔

ایک نبی اور ایک دنیاوی لیڈر میں فرق !

سُورةُ النَصْر

- آپ ﷺ نے 23 سال کی مختصر مدت میں ایک پوری قوم کے عقائد، افکار، عادات، اخلاق، تمدن، تہذیب، معاشرت، معیشت، سیاست اور حربی قابلیت کو بالکل بدل ڈالا، جہالت و جاہلیت میں ڈوبی ہوئی قوم کو اٹھا کر اس قابل بنادیا کہ وہ دنیا کو مسخر کر ڈالے اور اقوام عالم کی امام بن جائے
- مگر ایسا عظیم کارنامہ اس کے ہاتھوں انجام پانے کے بعد اسے جشن منانے کا نہیں بلکہ اللہ کی حمد اور تسبیح کرنے اور اس سے مغفرت کی دعا کرنے کا حکم دیا جاتا ہے، اور وہ پوری عاجزی کے ساتھ اس حکم کی تعمیل میں لگ جاتا ہے
- احادیث مبارکہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے اس سورۃ کے نزول کے بعد کثرت سے ایسے الفاظ کا وظیفہ شروع کردیا جس میں تسبیح و تحمید اور استغفار اور توبہ کا ذکر ہوتا

سُورَةُ النَّصْرِ

○ آپ اپنی وفات سے پہلے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ
کثرت سے پڑھا کرتے تھے (بعض روایات میں الفاظ یہ ہیں سبحان اللہ
وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ) کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔

عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسے کلمات ہیں جو آپؐ نے
اب پڑھنے شروع کر دیے ہیں؟ فرمایا میرے لیے ایک علامت مقرر کر دی گئی
ہے کہ جب میں اُسے دیکھوں تو یہ الفاظ کہا کروں اور وہ ہے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ
وَالْفَتْحُ (مُسند احمد، مسلم، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ)۔

عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ جب یہ سورت نازل ہوئی تو رسول اللہ
ﷺ کثرت سے یہ ذکر فرماتے رہتے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی،
سبحانك ربنا وبحمدك، اللهم اغفرلی، اِنَّكَ انتَ التَّوّابُ الْغَفور - ابن جریر، مسند احمد

سُورۃُ النَصْر

- اس سورۃ میں آپ ﷺ کو یہ خبر دی گئی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی نصرت آ جائے اور لوگ فوج در فوج دائرہ اسلام میں داخل ہونے لگیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کام مکمل ہو گیا جس کے لیے آپ کو مبعوث کیا گیا تھا
- تو آپؐ کو حکم دیا گیا کہ اب آپ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں لگ جایئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف واپسی کی تیاری کیجیے۔ اور اپنی امت کے لیے استغفار کیجیے
- آپ دنیا کے سامنے یہ اسوہ پیش کیجیے کہ بڑی سے بڑی کامیابی اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے بغیر ممکن نہیں
- ایک بندہ بڑی سے بڑی کامیابی کے حصول کے بعد بھی غرور میں مبتلا ہونے کی بجائے ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگتا ہے کہ جو کچھ میں نے کیا ہے وہ سراسر اللہ تعالیٰ کی عطا و بخشش ہے۔ میرا احساس تو یہ ہے کہ میں وہ کچھ نہ کر سکا جو مجھے کرنا چاہیے تھا۔

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَ الۡفَتۡحُ ۙ ①

اِذَا - جب — ظرف زمان - time adverb — تفصیل آگے

جَآءَ - آ جائے — جَاءَ يَجِيءُ - آنا، ملنا

- آنے کا عمل جب فی الواقعہ ظہور میں آ چکا ہو
- جَاءَ ماضی کا صیغہ - لیکن اِذَا کی وجہ سے مضارع کا ترجمہ

نَصۡرُ اللّٰهِ - اللہ کی مدد — نَصۡرُ - مدد — اللّٰه - لفظ الجلالۃ

- نَصۡرُ - (مدد) — نصر کس قسم کی مدد ہے؟

وَ الۡفَتۡحُ - اور فتح

لفظ اللہ کیسے بنا ؟

- اس ضمن میں بہت سارے اقوال ہیں
- اِلٰہُ: معبود (god) : ہر وہ چیز جس کو انسان اپنے نفع و نقصان کا مالک سمجھ کر اسکی پرستش شروع کردے (خواہ یہ بُت ہو، مقام ہو آستانہ ہو یا شجر ہجر)
- بہت سارے معبودوں سے الگ اور منفرد کرنے کے لیئے اِلٰہُ پہ اَلْ لایا گیا
- اَلْ اِلٰہُ: (اَلْاِلٰہُ) ایک خاص معبود (The God)
- (انسان کے نفع و نقصان کا حقیقی مالک اور پرستش کے لائق واحد ذات)
- اَلْاِلٰہُ کثرتِ استعمال سے اللہ بن گیا

Time & space Adverbs used in Quran

ظرف زمان - time adverb

وہ اسم جو خبر واقع ہونے کا زمانہ بتائے

دَلّ علی زَمَان

حِيْن	اس وقت	صَبَاح	صبح
ظُهر	ظہر	سَاعَة	گھڑی
سَنَة	سال	أَمْس	کل
مَسَاءَ	شام	دَهُر	زمانہ
نَهَارًا	دن	شِتَاءَ	سردیوں
بُكْرَة	کل صبح	یوم	دن

ظرف مکان - Location adverb

وہ اسم جو خبر واقع ہونے کی جگہ بتائے

دَلّ علی مَكَان

فَوْق	اوپر	تَحْت	نیچے
أَمَام	آگے	وَرَاء	پیچھے
حَيْث	جہاں	دُوْن	بغیر
قَبَل	پہلے	بَعْد	بعد
عِنْدَ	پاس	مَعَ	ساتھ
تُجَاه	مقابل	تِلْقَاءَ	طرف

إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ ١

جب آ جائے مدد اللہ کی اور فتح (نصیب ہو جائے)

When comes the Help of Allah, and Victory

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَ الۡفَتۡحُ ۙ ①

- اللہ کی مدد سے کیا مراد ہے؟
- اللہ کی مدد و نصرت سے مراد وہ مدد نہیں جو زندگی کے بیشتر معاملات میں انفرادی اور اجتماعی طور پر اہل ایمان کو اللہ کی طرف سے پہنچتی رہتی ہے
- اس سے مراد وہ مدد ہے کہ جس مقصد کے لیے نبی کریم ﷺ کو مبعوث کیا گیا تھا اور مسلمان آپ کے ساتھ شب و روز جس مقصد کے حصول کی تگ و دو میں لگے ہوئے تھے۔ وہ مقصد ظاہر ہے کہ اللہ کے دین کا وہ عمومی غلبہ تھا جس کے بعد کفر اسلام کے راستے کی رکاوٹ بننے کی بجائے اسلام کے لیے راستہ چھوڑنے پر مجبور ہو جائے۔ اور وہ تمام جتھے اور گروہ جنھوں نے اجتماعی طور پر اسلامی تحریک کو آگے بڑھنے سے روک رکھا تھا، سرنگوں ہو جائیں۔ اور اللہ کے دین کے غلبے کے آثار سامنے نظر آنے لگیں۔

إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ ﴿۱﴾

- فتح سے کیا مراد ہے؟
- اسی طرح فتح سے مراد بھی کسی ایک جنگ کی فتح یا عمومی فتوحات نہیں ہیں بلکہ وہ فتح ہے جس کے بعد ملک میں کوئی طاقت اسلام سے ٹکر لینے کے قابل باقی نہ رہے اور یہ امر واضح ہو جائے کہ اب عرب میں اسی دین کو غالب ہو کر رہنا ہے۔
- اکثر مفسرین نے اس سے مراد فتح مکہ لی ہے۔ لیکن فتح مکہ 8 ھ میں ہوئی اور اس سورۃ کا نزول 10 ھ کے آخر میں (آپؐ کے وصال کچھ عرصہ قبل)
- اگرچہ فتح مکہ (Makkah conquest) اس عظیم فتح (The Victory) کا ایک اہم بڑا جز کہا جا سکتا ہے

وَ رَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۙ ﴿۲﴾

وَ رَاَیۡتَ ۔ اور آپ دیکھیں

- رَأَی ۔ یَرَی رُؤْیَةً ۔۔دیکھنا، رائے رکھنا، گمان کرنا، ادراک کرنا

النَّاسِ ۔ لوگ أَنَسَ یَأْنِسُ: محبت ہونا، اُنس ہونا

- اُنس: مانوس ہونے کی کیفیت، محبت، الفت
- انسان: ایسی مخلوق جو آپس میں اُنس و محبت اور باہم معاشرتی زندگی گزارنے کے لیئے پیدا کی گئی ۔ جو مانوس ہو اور جان پہچان رکھتی ہو۔ مف
- اُناس ۔ انسانوں کا گروہ
- کچھ اہل لغہ کے نزدیک انسان کا مادہ نَسَیَ ہے (بھول جانا)
- اردو میں: انس، انیس، انسیت، مانوس، انسان، انسانیت

وَ رَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۙ ﴿۲﴾

یَدۡخُلُوۡنَ - داخل ہوتے ہوئے دَخَلَ یَدْخُلُ : داخل ہونا

- اسکی ضد خرج ہے
- اردو میں : دخل، داخل، داخلہ

فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ - اللہ کے دین میں

اَفۡوَاجًا - گروہ در گروہ فوج کی جمع

- فوج انسانوں کا گروہ
- اردو میں - کسی ملک کا روایتی مسلح لشکر
- عربی میں اس طرح کے لشکر کے لیئے لفظ - جُنْد

وَ رَاَيۡتَ النَّاسَ يَدۡخُلُوۡنَ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا ۙ ۲

اور لوگوں کو تم دیکھو اللہ کے دین میں فوج در فوج
داخل ہوتے ہوئے

And you see the people entering into the religion of Allah in multitudes

وَ رَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۲﴾

- یعنی وہ زمانہ رخصت ہو جائے جب لوگ چھپتے اور ڈرتے ہوئے ایک ایک دو دو کرکے اسلام میں داخل ہونے کی کوشش نہیں کررہے بلکہ وہ پورے کے پورے قبیلے اور بڑے بڑے علاقوں کے باشندے فوج درج فوج مدینے کارخ کرنے لگیں اور اسلام کی آغوش میں پناہ لینے کی کوشش کرنے لگیں۔
- یہ کیفیت 9 ھ کے آغاز سے رونما ہونی شروع ہوئی جسکی وجہ سے اس سال کو سال وفود کہا جاتا ہے۔ عرب کے گوشے گوشے سے وفد پر وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور اسلام قبول کرکے آپؐ کے دست مبارک پر بیعت کرنے لگے۔ یہاں تک کہ 10 ھ میں جب حضورؐ حجۃ الوداع کے لیے تشریف لے گئے اس وقت پورا عرب اسلام کے زیر نگیں ہوچکا تھا اور ملک میں کوئی مشرک باقی نہ رہا تھا۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ

فَسَبِّحْ - تو پاکی بیان کیجیئے

- سَبَّحَ يُسَبِّحُ : کسی شئے کو تیرانا، کسی شئے کو اس کی اصل جگہ پر برقرار رکھنا اور اسے نیچے گرنے نہ دینا
- اللہ کی پاکی بیان کرنا۔ بڑائی اور عظمت کا اظہار کرنا، سبحان اللہ کہنا

بِحَمْدِ رَبِّكَ - اپنے رب کی تعریف کے ساتھ

- حَمَدَ يَحْمَدُ : تعریف کرنا، اوصافِ حمیدہ اور فضائل بیان کرنا، خاص طور پر اللہ کی مدح و ثنا کرنا (انسان کا اختیاری فعل)
- حَامِدُون : تعریف کرنے والے

فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَاسۡتَغۡفِرۡهُ ؕ

- محمود : قابل تعریف، ارفع و اعلیٰ
- حمید : سراہا گیا (الحمید : اللہ کا صفاتی نام)
- احمد : جس کی بہت زیادہ تعریف کی جائے (بکثرت قابلِ ستائش)
- محمد : بے حد تعریف والا، حمد کیا گیا، نہایت سراہا گیا
- اردو میں : حمد، تحمید، محمد، احمد، حامد، محمود، حماد

سُبحانَ اللهِ نِصْفُ الْمِيزَانِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلأُ الْمِيزَانَ رواہ مسلم

سُبحانَ اللهِ آدھی میزان کو اور الحَمدُ للهِ پورے کو بھر دیتا ہے

إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ﴿٣﴾

كُلُّ أَمرٍذِی بَالٍ لَایُبدَأُ فِیهِ بِالحَمدُ للهِ فَهُوَ أَقطَعُ ابن ماجه(1894) وأبوداود(4840) والنسائی(10255) جو بامقصد کام حمد الٰہی سے شروع نہ کیا گیا ہو اس میں (حقیقی) کامیابی نہیں ہوتی

وَاسْتَغْفِرْهُ - اور اس سے بخشش طلب کیجئے

○ اِسْتَغْفَرَ یَسْتَغْفِرُ اللہ سے گناہوں کی معافی مانگنا

اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ؏ ③

اِنَّهٗ - بے شک وہ

كَانَ - ہے

تَوَّابًا - بہت توبہ قبول کرنے والا

تَابَ يَتُوبُ ، تَوْبًا وتَوْبَةً

توبہ کرنا

- **تَوَّاب** : لغت کے اعتبار سے توبہ کرنے والے اور توبہ قبول کرنے والے دونوں کو تواب کہا جاتا ہے
- بندہ توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اس لئے اس کا استعمال اللہ تعالیٰ اور بندہ دونوں کے لئے ہوتا ہے۔

فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَاسۡتَغۡفِرۡهُ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۧ ﴿۳﴾

تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیئے اور اس سے بخشش
مانگیئے بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے

then proclaim the praise of thy Lord, and seek His forgiveness; For He is Oft-Returning (in Mercy)

محمد اقبال

فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَاسۡتَغۡفِرۡهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۧ ﴿۳﴾

- حمد اللہ تعالیٰ کی تعریف بھی اور اس کا شکر بھی۔
- تسبیح - اللہ تعالیٰ کو ہر لحاظ سے پاک اور منزہ قرار دینا

اس آیت میں آپ ﷺ کو تین باتوں کو حکم دیا گیا

- پہلی بات -آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کریں (تسبیح تنزیہہ)
- یعنی آپؐ اور اصحابِ ایمان کے دلوں میں کبھی یہ بات نہ آئے کہ اللہ اپنے دین کے غلبے اور اپنے کلمے کی بلندی کے لیے ہماری کاوشوں کا محتاج ہے۔
- نہ یہ خیال کہ ہماری کوششوں، انفاق و جہاد کے نتیجے میں اسلام کو غلبہ ملا
- اللہ اپنے دین کی سربلندی کیلئے کسی کا محتاج نہیں۔اس کی سنت یہ ہے کہ وہ انسانوں کو جنت کا مستحق اور اپنی رضا کا سزاوار بنانے کیلئے ان کو محنت، ایثار وقربانی کا موقع دیتا ہے۔ ورنہ اگر وہ چاہتا تو اس کے بغیر بھی سب کچھ کر سکتا تھا

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿٣﴾

- دوسری بات — اللہ کی تسبیح اس کی حمد کے ساتھ ہونی چاہیے
- تمہارے قلوب اور دماغوں میں یہ تصور غالب رہے کہ تمہاری یہ تمام مساعی اور قربانیاں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی محتاج تھیں
- اسی کی توفیق سے ایمان کی دولت ملی اور اسی کی تائید سے اس کے دین کے لیئے کچھ کرنے میں کامیاب ہوئے۔ ورنہ کتنے بیشمار لوگ ہیں کہ وہ جسمانی توانائیاں، دماغی رعنائیاں اور حالات کی کامرانیاں ہم سے زیادہ رکھتے ہیں لیکن انہیں وہ توفیق نصیب نہ ہو سکی جو اللہ نے ہمارے نصیب میں لکھی ہے
- وہ اپنے جس بندے سے چاہتا اپنا کام لے سکتا تھا اور یہ اس کا احسان ہے کہ اس نے یہ خدمت تم سے لی اور تمہارے ہاتھوں اپنے دین کا بول بالا کرایا

فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَ اسۡتَغۡفِرۡهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝۳

- اور اللہ کی حمد میں یہ شامل ہے کہ اللہ کی صفات کوئی تجریدی آرٹ نہیں جس کی حقیقت کوئی نہ ہو۔ نہ وہ کوئی ذہنی آورش ہے جو محض تصوراتی ہو
- بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا اثبات ہے جسے دلوں اور دماغوں میں رسوخ ملنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی زمین پر اس کی حکمرانی ہونی چاہیے
- یہی وہ مقصد ہے جسے لے کر دنیا میں اللہ تعالیٰ کے رسول مبعوث ہوتے ہیں اور یہی وہ امانت ہے جو امتوں کے سپرد کی جاتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ اور آپ پر ایمان لانے والے سب اس بات کے پابند ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفت عدل، اس کی صفت حاکمیت اور اس کی کبریائی کا جھنڈا اس کی زمین پر گاڑ دیں۔ اور اہل زمین کو اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی ترغیب دیں۔

فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَ اسۡتَغۡفِرۡهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝٣

- تیسری بات - یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں
- یعنی مغفرت اور بخشش مانگیں۔ مغفرت اور بخشش کا تعلق گناہ سے ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ تو پھر یہاں مغفرت کا کیا مفہوم ؟
- اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انبیاء ورسلؑ اتباعِ ھَویٰ کی قسم کے گناہ تو کبھی نہیں کرتے۔ وہ شریعت کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کرتے اور کبھی ان پر گناہ کے محرکات غالب نہیں آتے۔ البتہ بعض اوقات کوئی نیک محرک ان کو کسی نیکی میں حد مطلوب سے متجاوز کردیتا ہے۔ اور یہ وہ چیز ہے جو کسی امتی میں ہو تو نیکی کہلائے گی

فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَ اسۡتَغۡفِرۡهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۠ ﴿۳﴾

- اللہ تعالیٰ کا رسول چونکہ ہر لحاظ سے ایک نمونہ ہوتا ہے اس لیے اسے اس سے بھی روکا گیا ہے اور اس کو اس پر بھی استغفار کرنے کا حکم دیا گیا
- اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے مقام بلند کے حوالے سے بعض ایسی چیزوں کو بھی جو عام حالات میں بری نہیں، لیکن ان کے مقام بلند کے حوالے سے وہ فروتر نظر آتی ہیں انہیں گناہ قرار دیا گیا ہو۔ ایسی بھول چوک اور ایسی کوتاہی سے بھی انہیں استغفار کرنے کا حکم دیا گیا ہے
- یعنی اپنے رب سے دعا مانگو کہ جو خدمت اس نے تمہارے سپرد کی تھی اس کو انجام دینے میں تم سے جو بھول چوک یا کوتاہی بھی ہوئی ہو اس سے چشم پوشی اور درگزر فرمائے

فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَ اسۡتَغۡفِرۡهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ؑ ﴿۳﴾

- یہ ادب جب رسول اللہ ﷺ کو سکھایا گیا جن سے بڑھ کر خدا کی راہ میں سعی و جہد کرنے والے کسی انسان کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا، تو دوسرے کسی کا یہ مقام کہاں ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے عمل کو کوئی بڑا عمل سمجھے اور اس غرے میں مبتلا ہو کہ اللہ کا جو حق اس پر تھا وہ اس نے ادا کر دیا ہے۔ اللہ کا حق اس سے بہت بالا و برتر ہے کہ کوئی مخلوق اسے ادا کر سکے۔
- ایمان والوں کے لیئے سبق۔ اپنی کسی عبادت و ریاضت اور کسی خدمت دین کو بڑی چیز نہ سمجھیں، بلکہ اپنی جان راہ خدا میں کھپا دینے کے بعد بھی یہی سمجھتے رہیں کہ " حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا " اسی طرح جب کبھی انہیں کوئی فتح نصیب ہو، اسے اپنے کسی کمال کا نہیں بلکہ اللہ کے فضل ہی کا نتیجہ سمجھیں اور اس پر فخر و غرور میں مبتلا ہونے کے بجائے اپنے رب کے سامنے عاجزی کے ساتھ سر جھکا کر حمد و تسبیح اور توبہ و استغفار کریں۔

فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَاسۡتَغۡفِرۡهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ؑ ﴿٣﴾

- سیدہ عائشہ (رض) فرماتی ہیں کہ جب سورت نصر نازل ہوئی تو اس کے بعد آپ ﷺ رکوع اور سجدہ میں اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔'' سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمۡدِكَ اللّٰهُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ'' (بخاری، کتاب التفسیر۔ سورۃ النصر)

- عَنۡ عَائِشَةَ، قَالَتۡ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يُكۡثِرُ أَنۡ يَقُولَ فِی رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبۡحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمۡدِكَ اللَّهُمَّ اغۡفِرۡلِی